



روح کا چین

خلیل جبار

وہ سب اس کے پیچھے چھت سے نیچے آنے لگے۔ تھمینہ سیڑھیاں اترتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ آخر وہ تابوت اور لاش کہاں گئے۔ یہ اس کے لیے ایک طرح سے معمہ بن گئے تھے۔ اس نے خود اپنی آنکھوں سے تابوت اور لاش کو دیکھا تھا، پھر وہ کیسے غائب ہو گئے۔

کہنہ مشق..... اور ہر دل عزیز رائٹر کے زور و قلم سے لکھی ہوئی..... شاہکار..... کہانی

تھمینہ ابھی ناشتے کے برتن دھو کر فارغ ہوئی۔ وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتی تھی۔ اس گھر میں بوائے اسے چند دن ہی ہوئے تھے۔ صفائی اور گھر امان کو سلیقے سے رکھنے کی وجہ سے تھمینہ کو آرام نہ کا بالکل بھی موقع نہیں مل رہا تھا۔ بچے ناشتہ کر کے اسکول چلے گئے تھے۔ اس کا نمود پچوں کو پڑھانے اسکول چلا گیا تھا۔ ناشتے کے برتن دھونے کے دوران اس نے دوپہر کا کھانا بھی تیار کر لیا تھا۔ اب اسے کسی قسم کی کوئی فکر نہیں تھی۔ آرام کے دوران اگر وہ دیر تک سو بھی جائے تو پریشانی کی کوئی بات نہیں تھی۔ بیڈ پر لیٹتے ہی اس کی آنکھ لگ گئی۔ اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ کیا وجہ ہے۔ اس کی آنکھ لگی ہے۔ چھت پر کوئی بھاری چیز گرنے کی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے اٹھی اور چھت

ساتھی ماجد نے جب اسے خاموش خاموش دیکھا وہ اس سے مخاطب ہوا۔

”کیا بات ہے، تم پریشان لگ رہے ہو۔“

”ہاں میں واقعی پریشان ہوں اور اس کی وجہ کرائے کا مکان ہے۔“

”پریشانی کی وجہ کرائے کا مکان ہے، اس علاقے میں سب سے کم کرائے پر مکان دلا گیا ہے۔“

”اس میں کوئی شک نہیں ہے، مکان کم کرائے پر دلا گیا ہے۔“ یہ کہتے ہوئے مقصود نے مکان میں ہونے والے واقعات بیان کر دیے۔

”میں تمہیں یہ بات بتانا بھول گیا، اس گھر میں قتل ہو چکا ہے۔“ ماجد نے بتایا۔

”قتل!!“ مقصود چونکا۔

”ہاں اس مکان میں دو میاں بیوی جن کا نام عبدالشکور اور شبنم تھا وہ کرائے پر آ کر رہے تھے۔ شوہر عبدالشکور نے کسی غلط فہمی پر اپنی بیوی شبنم کو قتل کر دیا تھا۔ پولیس نے اسے قتل کے مقدمے میں گرفتار کر لیا۔ ان دنوں وہ عمر قید با مشقت کی سزا بھگت رہا ہے۔ تمہیں اور تمہاری بیوی کو جو عورت نظر آ رہی ہے، وہ شبنم ہے۔“

”تمہیں سب پتا ہے، پھر بھی مجھے وہ مکان دلا دیا۔“

”اس کی وجہ ہے، اس مکان کا کرایہ تمہاری گنجائش کے مطابق ہے، شبنم صرف لوگوں کو نظر آتی ہے، لیکن کسی کو کبھی کچھ نہیں ہے۔ اس لیے میں نے تمہیں یہ مکان دلا دیا۔ ایک ماہ مکان میں رہ کر دیکھ لو، اگر شبنم کی روح تنگ کرے تو پھر کوئی اور مکان دیکھ لیں گے۔“ ماجد نے کہا مقصود اس کی بات سن کر خاموش ہو گیا۔ وہ بالکل ٹھیک کر رہا تھا۔ اگر شبنم کی روح تنگ کرے تو پھر دوسرا مکان کرائے پر لینے کا سوچنا پڑے گا۔

رات میں جب سب سو رہے تھے میلوں کے

وہ سب اندر آ گئے۔

کھانا کھاتے ہوئے مقصود سوچ رہا تھا۔ کچھ گڑ بڑے، دردناک گھبرانے والی نہیں ہے۔ رات کو گرمی اور جس تھا۔ اس لیے مقصود صحن میں ہی سو گیا۔ تہینہ اور بچے کمرے میں سو رہے تھے۔ ناجائز اس کا وہ کون سا پہر تھا۔ سوتے میں مقصود کے چہرے میں برف سے زیادہ شندے ہاتھ لگنے کا احساس ہوا۔ اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔ وہ کوئی خاتون تھی۔ وہ بیڑھیوں کی جانب لپکی۔ مقصود اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا۔ اس لیے یہ خیال کیا کہ وہ تہینہ ہے اور اس سے مذاق کر رہی ہے۔ یہ سوچ کر وہ بھی اس کی جانب لپکا۔ اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ تیزی سے بیڑھیاں پھیلائی ہوئی چھت پر چلی گئی۔ مقصود بھی چھت پر آ گیا۔ ابھی وہ اس سے مخاطب ہونے کا سوچ ہی رہا تھا۔ خاتون نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کا چہرہ انتہائی خوفناک تھا۔ چہرے پر سے جگہ جگہ سے گوشت غائب تھا۔ اس کی صورت دیکھ کر کراہیت کا احساس ہو رہا تھا۔ مقصود خوف زدہ ہو کر نیچے کو پلٹا اسے ڈرتا دیکھ کر وہ خاتون مگرانی اور پھر غائب ہو گئی۔

تہینہ کو سوتے میں پیاس لگی۔ وہ جب صحن میں پانی پینے آئی، مقصود اپنے بستر پر نہیں تھا۔ ادھر ادھر دیکھنے پر وہ نظر نہیں آیا۔ تہینہ نے چھت پر جانے کا فیصلہ کرتے ہوئے قدم زینے کی طرف بڑھائے۔ مقصود بیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ رہا تھا۔

”کیا ہوا، خیریت ہے نا، چھت پر کیوں گئے تھے۔“

”بس ایسے ہی دل گھبرا رہا تھا، اس لیے چھت پر چلا گیا۔“ مقصود نے اسے خاتون کے بارے میں بتانا مناسب نہ سمجھا، ورنہ اس کی غیر موجودگی تہینہ کا گھر میں اکیلے رہنا مشکل ہو جاتا اور وہ ڈر ڈر کر پوری ہو جاتی، تہینہ کو شک ہو رہا تھا، ضرور گڑ بڑ ہے۔ مقصود اس سے کچھ چھپا رہا ہے۔ وہ خاموش رہی۔ مقصود چارپائی پر آ کر لیٹ گیا۔

دوسرے دن جب وہ اسکول میں تھا۔ اس کے

رونے کی آوازیں آنے لگیں ایسا محسوس ہو رہا تھا، جیسے بہت ساری لمبیاں مل کر رو رہی ہوں۔ مقصود تہینہ اور بچے ان کی آوازیں سن کر اٹھ گئے۔ بچے آوازوں سے بری طرح خوف زدہ ہو گئے۔ مقصود کمرے سے صحن میں آیا۔ وہاں کئی خوفناک لمبیاں بیٹھی تھیں۔ وہ ایک دوسرے کی صورتیں دیکھ کر ایسے بین کر رہی تھیں کہ ان کی کوئی ساتھی ملی کے مرنے کا انہیں بہت افسوس ہو رہا ہو۔ مقصود کو دیکھ کر لمبیاں بیڑھیوں کی جانب لپکیں۔ ان کے بھاگنے پر وہ واپس کمرے میں آ گیا۔ بچے اور تہینہ کمرے میں بری طرح سے خوف زدہ تھے۔

”مک۔۔۔۔۔۔ کیا ہوا؟“ تہینہ نے پوچھا۔

”لمبیاں تھیں، مجھے دیکھ کر بھاگ گئیں۔“

”کتنی اچھی نیند آ رہی تھی۔ ان منحوس بلیوں نے ستانا س کر دیا۔“ تہینہ نے کہا۔ وہ دوبارہ سے سونے کی کوشش کرنے لگے۔

فجر کی نماز میں مقصود کی آنکھیں بوجھل تھیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ نیند پوری نہ ہونے پر وہ بیمار لگ رہا تھا۔ پیش امام ظہیر سے جب وہ نماز کے بعد ہاتھ ملانے گیا۔ انہوں نے اسے روک لیا۔

”تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔“

”ہاں ٹھیک ہے۔“

”تمہاری آنکھیں بوجھل سی محسوس ہو رہی ہیں، جیسے نیند ہی پوری نہیں ہوئی ہے۔“ پیش امام نے کہا۔

”رات بلیوں نے رو، رو کر سب گھر والوں کی نیندیں پوری نہیں ہونے دی۔“ یہ کہتے ہوئے مقصود نے مکان میں پیش ہونے والے تمام واقعات بیان کر دیے۔ ”شبنم کو قتل کیا گیا تھا، اس کی روح مکان میں ہی گھوم رہی ہے، وہ بری آتما نہیں ہے، اس لیے کسی کو نقصان نہیں پہنچا رہی ہے۔“

”وہ گھر کے لوگوں کو خوف زدہ تو کر رہی ہے۔“ مقصود نے کہا۔

”ہاں یہ بات تم ٹھیک کہہ رہے ہو، بچے اور خواتین ڈرتے ہوں گے۔“

”اس کی تدبیر تم یہ کرو۔ اس کی نذر و نیاز کرو، پھر وہ تمہیں اور گھر والوں کو نظر نہیں آئے گی۔“ پیش امام نے کہا۔

”ٹھیک ہے، میں ایسا بھی کر کے دیکھ لیتا ہوں۔“ مقصود نے کہا۔

جمعرات کو اس نے شبنم کی نذر و نیاز کر دی۔ گھر میں بریانی پکوا کر چھوٹے بچوں کو کھلا دی۔ مقصود کے عمل سے پھر شبنم نظر نہیں آئی۔ اس کے نظر نہ آنے پر گھر والے ابھی مطمئن ہو گئے تھے۔ ایک رات مقصود کے خواب میں شبنم نظر آئی۔ وہ بہت مطمئن اور خوش نظر آ رہی تھی۔

”مقصود میری روح بے چین تھی۔ تمہارے عمل سے مجھے قرار آ گیا ہے، میں تمہیں یا تمہارے بچوں کو اب نظر نہیں آؤں گی۔“

”یہ بہت اچھا ہے گا۔“ مقصود نے کہا۔

”تمہارے شوہر نے تمہیں قتل کیوں کیا؟“ مقصود نے پوچھا۔

”وہ ایک غلطی قسم کا شوہر تھا۔ بات بات پر شک کرنے والا اس نے ناقص شک و شبہ میں مجھے قتل کر دیا تھا۔ جس کی سزا وہ قید با مشقت کی صورت میں گزار رہا ہے۔“

”انسان کو بلا وجہ کسی پر شک نہیں کرنا چاہیے اس سے انسان کو نقصان ہی ہوتا ہے۔“ مقصود نے کہا۔

صبح بیدار ہونے پر اسے رات کا خواب یاد آ گیا، اس نے پیش امام کو بھی بتایا۔ جس پر وہ بولے۔

”اب تم بے فکری سے کرائے کے مکان میں رہو۔“

”ہاں اب پریشانی کی کوئی بات ہی نہیں رہی ہے۔“ مقصود نے مسکراتے ہوئے کہا۔



PARHLO PAKISTAN

اب آپ ہر قسم کے ناول ہماری ویب سائٹ
سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہماری ویب سائٹ ناولز رہٹرز کے لئے آفر
بھی دیتی ہے۔ اگر آپ لکھنے کے شائق ہیں تو ہم سے رابطہ
کریں۔ آپ کے ناولز کے علاوہ ناول کے بہترین ہونے
پر آپ کو کیش پرائز بھی دیں گے

ابھی اپنا ناول EMAIL کریں اور اپنے لکھاری ہونے کا فائدہ اٹھائیں۔

WHATSAPP GROUP : 0318-9992829

PARHLO.COM.PK@GMAIL.COM